حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

# تاریخ عیدِ میلاد النبی

## ایک تحقیق، ایک جائزہ


از قلم

مناظرِ اسلام ترجمانِ مسلکِ رضا مبلغِ اہلِ سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدظلہ العالی





کرمانوالہ بک شاپ

# فہرست مضامین

## جشن عید میلاد النبی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ آغاز

حضور سرورِ عالمیان نورِ مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جشن ولادت کے موقع پر جمیع اہل اسلام مختلف طریقوں سے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جلسہ وجلوس چراغاں کرنا وغیرہ جس طرح بھی ہو سکے ہر مسلمان اظہار خوشی کرتا ہے مگر انگریز منحوس کے خودکاشتہ فرقوں کے لوگ اس موقع پر بڑے غمگین ہو جاتے ہیں اور اہل اسلام پر شرک و بدعت کے فتوؤں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ بحمداللہ علمائے اہل سنت بریلوی نے دلائل و براہین کے ساتھ ان لوگوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ اس پر متعدد علمائے اہل سنت کی تصانیف مارکیٹ سے دستیاب ہیں۔ بالخصوص میرے برادر گرامی مناظر اسلام مولانا غلام مرتضیٰ ساقی صاحب زید مجدہ اور برادر مکرم مولانا پروفیسر محمد عرفان بٹ صاحب زید مجدہ کی کتب آؤ میلاد منائیں اور جشن عید میلادالنبی قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر مخالفین اہل سنت کا ایک پراپیگنڈا یہ ہے کہ بارہ ربیع الاوّل حضور اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت نہیں ہے۔ راقم الحروف نے ان مخالفین کے اس غلط موقف کا بطلان دلائل و براہین سے کر دیا ہے۔ جلیل القدر آئمہ محدثین کرام مورخین اہل سیر اور خود ان مخالفین کے اکابر سے یہ ثابت کیا ہے کہ سرور عالمیان نبی اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاوّل ہے اور مخالفین کا پراپیگنڈہ 9 ربیع الاوّل تاریخ باطل و مردود ہے۔

بحمد اللہ ہمارا موقف جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مبارک اقوال سے بھی ثابت ہے جبکہ مخالفین کے پاس کوئی دلیل اس پایہ کی نہیں ہے۔ عزیز القدر حافظ محمد قمر جاوید سلمہ اطوئی اور عزیزم محمد ندیم سلمہ کے اس طرف توجہ دلانے پر مختصر مگر جامع تحریر لکھی گئی۔ مولیٰ تعالیٰ حضور اکرم محبوب خدا ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین بجا۔ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پیر طریقت رہبر شریعت مولانا صاحبزادہ محمد غوث رضوی نے بھی اس پر تحسین فرمائی۔ مولیٰ تعالیٰ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دعاؤں کا طالب

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام

سمندری ضلع فیصل آباد

0300-4128993

# امام الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت

رسول اکرم حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل شریف کو ہوئی۔ اس کے ثبوت ہم باسند صحیح روایت سے کرتے ہیں۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ

**عن عفان عن سعید بن مینار عن جابر و ابن عباس انهما قال ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول**

عفان سے روایت ہے وہ سعید بن مینار سے روایت فرماتے ہیں اور وہ حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے راوی کہ یہ دونوں (حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے روز بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

(سیرۃ النبویہ لابن کثیر جلد ۱، صفحہ ۱۹۹، البدایہ والنہایہ جلد ۲، صفحہ ۲۶۰)

اس روایت کی سند بھی صحیح ہے تو ثابت ہوا کہ جلیل القدر دو صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین سے باسند صحیح یہ ثابت ہے کہ حضور اقدس رسول مکرم شفیع معظم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ ۹ ربیع الاوّل کے تاریخ ولادت ہونے کی وہابیوں کی رٹ لگانا باطل و مردود ہے۔ اب اس روایت کے راویوں کی توثیق جلیل القدر آئمہ محدثین کرام سے آپ ملاحظہ کریں۔

اس کے پہلے راوی خود امام ابو بکر بن ابی شیبہ ہیں جو امام بخاری و امام مسلم کے استاد ہیں۔ جو جلیل القدر آئمہ محدثین کی تصریحات کی رو سے ثقہ حافظ ہیں۔ دیکھئے تہذیب التہذیب جلد۶، صفحہ ۴۔۳

متصل سند کے ساتھ امام بخاری نے ان سے ۲۲ روایات صحیح بخاری میں امام مسلم نے ۱۵۲۸ روایات صحیح مسلم میں امام نسائی نے ۲ روایات سنن نسائی میں امام ابو داؤد نے ۶۰ روایات سنن ابو داؤد میں امام ابن ماجہ نے ۱۱۵۱ روایات سنن ابن ماجہ میں نقل کی ہیں۔

(۲) اس روایت کے دوسرے راوی عفان ہیں جو کہ بلند پایہ امام ثقہ صاحب ضبط اور اتقان تھے۔ خلاصۃ التہذیب صفحہ ۲۶۸، امام عجلی نے کہا کہ وہ ثقہ اثبت اور صاحب سنت تھے۔ تہذیب التہذیب جلد ۷، صفحہ ۲۳۱، امام ابن معین نے ان کو اصحاب الحدیث بلند پایہ میں شمار کیا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۷، صفحہ ۲۳۳، امام ابن سعد نے کہا کہ وہ ثقہ ثبت حجت اور کثیر الحدیث تھے۔ امام ابن خراش نے کہا کہ وہ ثقۃ من خیار المسلمین تھے۔ ابن قانع نے کہا کہ وہ ثقہ اور مامون تھے۔

ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۷، صفحہ ۲۳۴)

ثقہ اور ثبت تھے (تقریب التہذیب صفحہ ۲۴۰) امام ذہبی نے کہا کہ وہ مشائخ الاسلام میں سے تھے۔ آئمۃ العلام میں سے تھے۔ امام عجلی نے ثبت اور صاحب سنت کہا

(میزان الاعتدال' جلد۳' صفحہ ۸۱) امام ابن معین نے ان کو پانچ بلند اصحاب الحدیث میں شمار کیا۔ امام ابو حاتم نے ثقہ متقن متین کہا۔ (میزان الاعتدال' جلد۳' صفحہ ۸۲)

(۳) تیسرے راوی سعید بن مینار ہیں۔ امام ابن معین اور امام ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا۔ ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا۔ امام نسائی نے الجرح والتعدیل میں ثقہ کہا (تہذیب التہذیب جلد۴' صفحہ۹۱) وہ ثقہ تھے۔

(خلاصۃ التہذیب صفحہ۱۴۳' تقریب التہذیب صفحہ۱۲۶)

قارئین کرام! دو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک قول کے ہوتے ہوئے کسی ایرے غیرے کی بات کس طرح معتبر ہو سکتی ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

وھذا ھو المشھور عندالجمھور

جمہور علماء کے نزدیک یہی مشہور ہے

سیرۃ النبویہ' جلد۱' صفحہ ۱۹۹

(۲)

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع الاوّل

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل ہیں۔ پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

تلخیص المستدرک' جلد۲' صفحہ ۶۰۳

## امام ابن جریر طبری کا قول

امام ابن جریر طبری لکھتے ہیں کہ

ولد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم يوم الاثنين عام الفيل لاثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاوّل

(تاریخ طبری، جلد۲، صفحہ ۱۲۵)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

## محمد بن اسحاق اور امام ابن ہشام

امام ابن ہشام نے محمد بن اسحاق کا قول نقل فرمایا کہ

ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاوّل عام الفيل

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد۱، صفحہ ۱۸۱)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بارہویں ربیع الاوّل کو عام الفیل میں ہوئی۔



## محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

قال ابن اسحاق ولد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم الاثنين عام الفيل لاثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاوّل (الوفاء، جلد۱، صفحہ ۹۰)

امام ابن اسحاق نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو عام الفیل میں ہوئی۔ امام ابن اسحاق کا یہ قول ان کتب میں بھی موجود ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد۱، صفحہ ۳۳۴، شعیب الایمان بیہقی، جلد۲، صفحہ ۴۵۸، السیرۃ النبویہ مع الروض الانف،

جلد ۳، صفحہ ۹۳)

امام ابن جوزی نے اپنی دیگر کتب میں بھی سرکار اقدس ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاوّل کو قرار دیا ہے (بیان المیلاد النبوی، صفحہ ۳۱، مولد العروس، صفحہ ۱۴)

## علامہ ابن خلدون

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

**ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل لاثنتى عشرة ليلة خلت من ربيع الاوّل** (تاریخ ابن خلدون، جلد ۲، صفحہ ۷۱۰)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت نورانی عام الفیل کو بارہویں ربیع الاوّل کو ہوئی۔

## الحافظ امام ابوالفتح الشافعی

امام ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن یحیٰ بن سیدالناس الشافعی الاندلسی لکھتے ہیں کہ

**ولد سيدنا ونبيّنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتى عشرة مضت من شهر ربيع الاوّل عام الفيل**

(عیون الاثر، جلد ۱، صفحہ ۲۶)

ہمارے سردار اور ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل شریف کو عام الفیل میں ہوئی۔

## امام ابن حجر مکی

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

**وكان مولده ليلة الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر**

ربیع الاوّل (النعمۃ الکبری علی العالم، ص ۲۰)

اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کی رات بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

## امام حاکم

**عن محمد بن اسحاق ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل**

(مستدرک جلد ۲، صفحہ ۶۰۳، دوسرا نسخہ جلد ۳، صفحہ ۲۰۴)

امام المغازی محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

## امام برہان الدین حلبی: حضرت سعید بن مسیّب

امام برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

**عن سعید بن المسیب ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندالبھار النھار ای وسطہ وکان ذلک لمض اثنی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل** (سیرت حلبیہ، جلد ۱، صفحہ ۵۷)

حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بہار نہار کے قریب یعنی وسط میں ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

## امام بیہقی

جلیل القدر محدث امام بیہقی لکھتے ہیں کہ

**ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل**

رسول اللہ ﷺ پیر کے دن عام الفیل میں ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوئے۔ (دلائل النبوت بیہقی، جلد ۱ صفحہ ۷۴)

## امام ابن حبان

جلیل القدر محدث امام ابن حبان لکھتے ہیں کہ

**قال ابو حاتم ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من شھر ربیع الاوّل**

امام ابو حاتم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (سیرۃ النبویہ واخبار الخلفاء، صفحہ ۳۳۔۴)

## امام سخاوی

محدث جلیل امام سخاوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

**(ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فی یوم الاثنین عند فجرہ لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت ربیع الاوّل عام الفیل**

رسول اللہ ﷺ عام فیل ربیع الاوّل پیر کے دن فجر کے وقت ۱۲ کی رات پیدا ہوئے۔ (التحفۃ اللطیفۃ، جلد ۱ صفحہ ۷)



## امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ)

امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی لکھتے ہیں۔

**لانہ ولد بعد خمسین یوما من الفیل وبعد موت ابیہ فی یوم الاثنین الثانی عشر من شھر ربیع الاوّل**

عام الفیل کے پچاس روز بعد اور اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ ماہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوئے۔ (اعلام النبوۃ، جلد ۱ صفحہ ۲۷۰)

## ملا معین واعظ کاشفی

معروف سیرت نگار ملا معین واعظ کاشفی لکھتے ہیں۔

مشہور ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور اکثر کہتے ہیں کہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ تھی۔

(معارج النبوت، جلد ا، صفحہ ۳۷، باب سوم)

## مولانا عبدالرحمٰن جامی

مولانا عبدالرحمٰن جامی صاحب لکھتے ہیں کہ

ولادت رسول اکرم ﷺ بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل بروز پیر واقعہ خیل سے پچپس دن بعد ہوئی۔ (شواہد النبوت فارسی صفحہ ۲۲، مترجم اردو، صفحہ ۵۲)

## سید جمال حسینی

محدث جلیل سیّد جمال حسین صاحب رقمطراز ہیں کہ

مشہور قول یہ ہے اور بعض نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ آپ ربیع الاوّل کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔ 12 ربیع الاوّل مشہور تاریخ ولادت ہے۔

(رسالت مآب ترجمہ روضۃ الاحباب از مفتی عزیز الرحمٰن، ص ۹)



## امام ابو معشر نجیع

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ

**وقال ابو معشر نجییع ولد لاثنتی عشرة لیلة خلت من ربیع الاوّل**

ابو معشر نجیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ (سیرت النبویہ للذہبی جلد ا، صفحہ ۷)

## ملا علی قاری

محدث جلیل ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ

والمشهور انه ولد فی یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاوّل

اور مشہور یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (المورد الروی' صفحہ ۹۸)

## امام قسطلانی

شارح بخاری امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ

والمشهور انه ولد یوم الاثنین ثانی عشر شهر ربیع الاوّل

اور مشہور یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ پیر بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔

(مواہب اللدنیہ' جلد ۱' صفحہ ۱۴۲)

## امام زرقانی

امام زرقانی لکھتے ہیں کہ

وقال ابن کثیر وهو المشهور عند الجمهور وبالغ ابن جوزی وابن الجزار نقلا فیه الاجماع وهو الذی علیه العمل.

امام ابن کثیر نے فرمایا کہ جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاوّل کو ولادت مشہور ہے۔ ابن جوزی اور ابن الجزار نے مبالغہ سے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ یہ وہ قول ہے جس پر (امت کا) عمل ہے۔ (زرقانی علی المواہب' جلد ۱' صفحہ ۱۳۲)

## امام حسین بن محمد دیار بکری

علامہ حسین بن محمد دیار بکری لکھتے ہیں کہ

**والمشهور انه ولد في ثاني عشر ربيع الاوّل وهو قول ابن اسحاق**

اور مشہور یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی اور یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ (تاریخ الخمیس، جلد۱، صفحہ ۱۹۶)

## شیخ عبدالحق محدث دہلوی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

**وقيل لاثنتي عشرة وهو المشهور**

اور کہا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاوّل ہے اور یہی مشہور قول ہے۔ (ماثبت بالسنة، صفحہ ۱۴۹، مدارج النبوت، جلد۲، صفحہ ۲۳)

## علامہ یوسف نبہانی

علامہ یوسف نبہانی لکھتے ہیں کہ

**في يوم الاثنين ثاني عشر من شهر ربيع الاوّل**

رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۷۲)



## دیگر حوالہ جات

ان کے علاوہ متعدد آئمہ نے تاریخ ولادت بارہ ربیع الاوّل کی ہی صراحت کی ہے۔ مزید چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

(نسیم الریاض جلد۳، صفحہ ۲۷۵، صفۃ الصفوۃ جلد۱، صفحہ ۵۲، اعلام النبوۃ جلد۱، صفحہ ۱۹۲، فقہ السیرۃ للغزالی، صفحہ ۶۰، تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۲، وسیلۃ الاسلام جلد۱، صفحہ ۳۴، مسائل الامام احمد جلد۱، صفحہ ۱۴، سرور المحزون صفحہ ۱۴)

## نواب صدیق حسن بھوپالی

وہابیہ کے مجدد اور مفسر مولوی نواب محمد صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دو شنبہ شب دواز دہم ربیع الاوّل عام فیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ (اشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ، صفحہ ۷)

## سلیمان ندوی

دیوبندیہ وہابیہ کے معتمد عالم مولوی سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ

(آپ ﷺ کی) پیدائش ۱۲ تاریخ کو ربیع الاوّل کے مہینے میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ سے پانچ سو اکہتر (۵۷۱) برس بعد ہوئی۔

(رحمت عالم صفحہ ۱۳، طبع مکتبہ دار ارقم)

## عبدالستار

وہابیوں کے مشہور مولوی عبدالستار اپنی پنجابی اشعار پر مشتمل کتاب میں لکھتے ہیں کہ

بارھویں ماہ ربیع الاوّل رات سوسوار نورانی
فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقانی

(کرام محمدی، صفحہ ۲۷۰)



## صادق سیالکوٹی

وہابی مولوی صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ

بہار کے موسم بارہ ربیع الاوّل (۲۲ اپریل ۵۷۱ء) سوسوار کے روز نور کے تڑکے...... امت محمدیہ کے زہے نصیب کہ یہ آیہ رحمت اسے عطا ہوئی۔

(سیدالکونین، صفحہ ۶۰-۵۹)

اب کتاب مذکور کے جدید ایڈیشنوں میں حاشیہ میں تحریف کر کے اپنی تحقیق

۹ تاریخ بتائی ہے جبکہ قدیم ایڈیشن میں اس قول کو ذکر کیا مگر اسے اپنی تحقیق نہ بتایا۔ مختار بارہ کو متن میں رکھا۔

## ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری

دیوبندی مذہب کے مشہور عالم ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری لکھتے ہیں کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاوّل صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ کے محلّہ شعب بنو ہاشم میں اس مقام پر ظہور فرما ہوئے۔

(سیرت کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴)

## مفتی محمد شفیع آف کراچی

دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں کہ

ماہ ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض آدم اور اولاد آدم کا فخر کشتی نوح کی حفاظت کا راز ابراہیم کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔ (سیرت خاتم الانبیاء، صفحہ ۲۰، طبع دارالاشاعت)

مزید لکھتے ہیں کہ

(آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت کے متعلق) مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے۔ یہاں تک کہ ابن البزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے۔ یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس کی بنا پر کی

جائے۔ (سیرت خاتم الانبیاء، صفحہ ۲۰ حاشیہ)

## اشرف علی تھانوی

اشرف علی تھانوی بیان کرتے ہیں کہ

جمہور کے قول کے موافق بارہ ربیع الاوّل تاریخ ولادت شریف ہے۔
(ارشاد العباد فی عید المیلاد، صفحہ ۵)

## اسلم قاسمی

دیوبندی قاری محمد طیب کے فرزند محمد اسلم قاسمی لکھتے ہیں کہ بارہ ربیع الاوّل پیر کے روز بیس تاریخ اپریل ۵۷۱ء کو صبح کے وقت جناب آمنہ کے یہاں ولادت ہوئی۔ (سیرت پاک، صفحہ ۲۲)

## ولی رازی

دیوبندی ولی رازی لکھتے ہیں کہ

سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔ (ہادی عالم، صفحہ ۴۳)

## مودودی

جماعت اسلامی کے بانی مودودی لکھتے ہیں کہ

ربیع الاوّل کی کون سی تاریخ تھی اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے تھے۔ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ (سیرت سرور عالم، صفحہ ۹۳، ج ۲)

## سید محمد میاں دیوبندی

ربیع الاوّل کی بارہ تھی۔ (سیرت مبارکہ، جلد ۱، صفحہ ۶)

## ابوالحسن ندوی

دیوبندی مذہب کے جید عالم ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ

آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ (پیر) بارھویں تاریخ ماہ ربیع الاوّل میں بمطابق عام الفیل ۵۷۰ عیسوی میں ہوئی۔ یہ تاریخ انسانیت کا سب سے روشن اور مبارک دن تھا۔ (قصص النبیین، جلد۵، صفحہ ۴۸، طبع لاہور)

## ابوزہرہ مصری

ابوزہرہ مصری لکھتے ہیں کہ

الجمعرة العظمیٰ من علی الروایة علی ان مولده علیه الصلوٰة والسلام فی ربیع الاوّل من عام الفیل فی لیلة الثانی عشر منه

جمہور المحدثین کا مواقف ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو عام الفیل میں ہوئی۔ (خاتم النبیین، جلد۱، صفحہ ۱۷۲)

## سر سیّد احمد خان

لکھتے ہیں کہ جمہور مورخین کی رائے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بارہویں ربیع الاوّل کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابراہہ کی چڑھائی سے پچپن روز بعد پیدا ہوئے۔ (سیرت محمدی، صفحہ ۲۱۷)

## قاری محمد طیب دیوبندی

دیوبندیوں کے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب فرماتے ہیں کہ

تو بہر حال ۱۲ ربیع الاوّل کو ایک ذات مقدس کو اللہ نے نمایاں کیا کہ اس سے زیادہ حسین وجمیل نہ پہلے عالم میں پیدا ہوئی تھی نہ بعد میں پیدا

ہو گی۔ (خطبات حکیم الاسلام' جلد۲' صفحہ۱۴)

## مفتی زین الدین سجاد

معروف دیوبندی ادارہ اسلامیات نے مفتی زین الدین سجاد کی تاریخ ملت شائع کی ہے۔ اس میں مفتی زین الدین سجاد صاحب رقمطراز ہیں کہ

حضور ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاوّل ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو ہوئی۔

(تاریخ ملت' صفحہ۳۴)

## احتشام الحق تھانوی

معروف دیوبندی عالم احتشام الحق تھانوی لکھتے ہیں کہ

مشہور روایت یہی ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینے کی ۱۲ تاریخ دوشنبہ کا دن اور صبح صادق کا وقت تھا۔ جب آپ ﷺ نے اپنے عنصری وجسمانی وجود اقدس سے پوری کائنات کو رونق بخشی۔ (ماہنامہ محفل لاہور' صفحہ ۶۵' ماہ مارچ ۱۹۸۱ء)

## خواجہ محمد اسلام

معروف دیوبندی قلمکار خواجہ محمد اسلام رقمطراز ہیں کہ

صبح صادق کا سہانا وقت تھا۔ ربیع الاوّل کی ۹ یا ۱۲ تاریخ اپریل کا مہینہ سن عیسوی ۵۷۱ء تھا۔ نور مجسم محسن اعظم پیکر عظمت سراپا شرافت ﷺ نے اپنے وجود مسعود سے دنیائے کائنات کو مشرف فرمایا۔ (محبوب کے حسن و جمال کا منظر' صفحہ۱۱)

اگر ۹ ربیع الاوّل ہی معتبر ہوئی تو دیوبندی قلمکار کو ۱۲ لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

## مفتی اعزاز علی دیوبندی

دیوبندی مفتی اعزاز علی لکھتے ہیں کہ

ولد صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی

عشرۃ خلت من شھر ربیع الاوّل

(نخبۃ العرب صفحہ ۱۴۱، سیرت الانبیاء، صفحہ ۴۹۰، از ابن خلدون بحوالہ جائزہ)

## طالب الہاشمی

طالب ہاشمی رقمطراز ہیں کہ

جس دن ہمارے رسول پاک دنیا میں تشریف لائے یہ اپریل ۵۷۱ء کی بیس تاریخ اور ربیع الاوّل کے مہینے کی ۱۲ تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔

(ہمارے رسول پاک، صفحہ ۴۳)

## احمد علی لاہوری

دیوبندی مذہب کے امام التفسیر احمد علی لاہوری لکھتے ہیں کہ

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین ﷺ ۱۲ ربیع الاوّل بیس اپریل ۵۷۱ء پیر کے دن عرب دیس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

(ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۷، ۱۸ مارچ ۱۹۷۷ء)



## مصدقہ مودودی

ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کو عالم مادی آپ کے وجود سے مشرف ہوا۔

(سیرت المختار، صفحہ ۲۷ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)

اس کتاب کا پیش لفظ مودودی صاحب نے لکھا ہے۔ اس مودودی ادارہ کی کتاب ہمارے حضور صفحہ ۱۷ پر بھی یہی مرقوم ہے۔

## عبدالماجد دریا آبادی

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عبدالماجد دریا آبادی نے

بھی حضور اقدس ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاوّل ہی لکھی ہے۔

(ماہنامہ خاتون پاکستان رسول نمبر صفحہ ۳۶، طبع ۱۳۸۴ھ)

## عنایت علی شاہ

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز عنایت علی شاہ لکھتے ہیں کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکہ میں آیا ہوا تھا اور بارہ ربیع الاوّل پیر کے روز صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔ اس یہودی نے کہا اے قریش لوگو کیا تمہارے یہاں آج صبح کے وقت کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ الخ (باغ جنت، صفحہ ۲۸۹، طبع گوجرانوالہ)

## قاضی نواب علی وہابی

وہابی عالم قاضی نواب علی رقمطراز ہیں کہ

صبح کا وقت تھا، پیر کا دن تھا ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ...... حضور کی ولادت باسعادت ہوئی۔ (رسول اکرم صفحہ ۲۔۲۱)

## ہندو مذہب کی کتاب

پیغمبر کی ولادت احسن والے شہر مکہ شنبھل میں سب سے بڑے سردار (پروہت) کے ہاں ۱۲ ربیع الاوّل (شکل ؟؟) کو ہوگی۔ باپ کا نام عبداللہ (ایشنویش) ماں کا نام آمنہ (سومتی) ہوگا۔

(بھاگوت پران اسکندر ۱۲ باب ۲ شلوک ۱۸ بحوالہ جان جان صفحہ ۴۷)

## اشرف علی تھانوی: مفتی عبدالستار

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے حضور سرور علامیان ﷺ کی

ولادت باسعادت کی تاریخ آٹھ یا بارہ لکھی ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۹)

اگر آٹھ ہی معتبر ہوئی تو بارہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔

خیر المدارس ملتان کے مفتی عبدالستار نے بھی تھانوی کی سی عبارت لکھی ہے۔ (سیرت النبی، جلد ا، صفحہ ۷۹)

دیوبندی ادارہ نور محمد کراچی کی طرف سے شائع شدہ کتاب اصح السیر صفحہ ۵۰-۴۹ پر بھی یہی مرقوم ہے۔ عنایت اللہ مشرقی نے ۹ اور بارہ ربیع الاوّل دونوں اقوال لکھ دیئے ہیں۔ (سیرت النبی، صفحہ ۷)

## جمہور کا قول دیوبندی کی زبانی

دیوبندی مولوی عبدالمعبود لکھتے ہیں کہ

وہ صبح سعادت جس میں ظہور قدس ہوا، دوشنبہ ۱۴ ربیع الاوّل مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ تھی۔ تمام ارباب سیر و تاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ پیر کا دن اور ماہ مبارک ربیع الاوّل تھا۔ البتہ تاریخ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام طبریٰ امام ابن خلدون اور امام ابن ہشام وغیرہ نے ۱۲ ربیع الاوّل بیان کی ہے اور یہی قول جمہور کا ہے۔

(تاریخ المکۃ المکرمۃ صفحہ ۲۱۱ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نصیر الاجتہادی صاحب لکھتے ہیں کہ

۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ دوشنبہ کی مبارک صبح کو (رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی) (نہ الفصاحت ابتدائی صفحات)

### نتیجہ کلام

ان تمام دلائل و براہین سے ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم ﷺ کی تاریخ

ولادت بارہ ربیع الاوّل ہے اور اہل اسلام جو اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے میلاد شریف کے مہینے کی ۱۲ تاریخ کو جو دھوم دھام سے جشن مناتے ہیں جلوس و جلسہ کا اہتمام کرتے ہیں چراغاں کرتے ہیں یہ صرف من گھڑت نسبت نہ ہیں اگر پھر بھی یہ مفید ہوں تو ہم ان کو یہ کہتے ہیں کہ تم پھر ۹ ربیع الاوّل کو ہی جشن میلاد منا لو۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم سیّدی امام احمد رضا بریلویؒ نے کیا خوب فرمایا:

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

# جشن عید میلاد النبی ﷺ

## ایک تحقیق

عالم ارواح میں جلسہ میلاد النبی ﷺ کی کارروائی کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ انبیائے کرام سے میثاق لیا گیا اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر خود ربّ تعالیٰ نے فرمایا:

ارشاد ربانی ہے

**واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم بتؤمنین به وتنصرنه ۔**

(پ 3 رکوع کی آخری)

اور (اے محبوب ﷺ !) یاد کرؑ جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (حضرت محمد ﷺ) کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم ﷺ کے ذکر میلاد کا جلسہ سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمایا ہے جس میں سامعین کے طور پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وہاں موجود تھے اور رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے مقام ور میلاد کے موضوع پر خود ربّ تعالیٰ نے فرمایا:

جلیل القدر انبیائے کرام علیہم السلام بھی آمد مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے اپنے اصحاب میں فرماتے رہے ہمیں اختصار مانع ہے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آمد مصطفیٰ کے تذکرہ کرنے کا ہم بیان نقل کرتے ہیں حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کے سامنے بیان فرمایا کہ **مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد** (پ28) اور ان رسول (اعظم) کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے حضور اکرم محبوب خدا ﷺ کی جلوہ گری پر اہل اسلام کا جشن اور جلسے منانا یقیناً ربّ تعالیٰ اور انبیائے کرام کی سنت ہے یہی فرمان ربّ العالمین پر عمل ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

**قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا** ج (پ11) تم فرماؤ کہ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت' اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں (کنز الایمان) امام جلال الدین سیوطی نے امام خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر سے نقل کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ (تفسیر در منثور ج ۴ ص ۳۶۸)

امام محمود آلوسی اور امام اندلسی نے اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

(تفسیر روح المعانی ج ۷ جزء ۱۱ ص ۲۰۵ تفسیر البحر المحیط ج ۵ ص ۱۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رحمت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جیسا کہ ربّ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو رحمۃ اللعالمین قرار دیا ہے۔

(تفسیر در منثور ج ۴ ص ۳۶۷' روح المعانی ج ۷ جز ۱۱ ص ۲۰۵' تفسیر زاد المیر ج ۴ ص ۴۰)

خود سرکار دو عالم ﷺ نے بھی اپنے میلاد شریف پر خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے روزہ رکھنے کی صورت میں منایا ہے حضور اقدس ﷺ ہر

پیر شریف کا روزہ رکھنے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا: ذلک یوم ولدت فیہ یہ وہ مبارکہ دن ہے جس میری ولادت ہوئی۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۸' سنن ابو داوٗد ج ۱ ص ۳۲۹' مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۹' مسند امام احمد ج ۵ ص ۹۷' مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۲۹۶' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۵۷' مسند ابی یعلی ص ۶۷' سنن کبریٰ بیہقی ج ۴ ص ۲۸۶)

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

**تذاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر میلاد هما عندی**

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔ (امام ہیثمی نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیا ہے)۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۵۸' مجمع الزوائد ج ۹ ص ۶۳)

اپنے میلاد کا ذکر فرماتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

**انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین و ان ادم لمنجدك فی طینه ساخبرکم اوّل امری دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی و رئویا امی رأت حسین و ضعتنی وقد خرجَ لها نور اصناء بهامنه قصور ابشام .**

بے شک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین مقرر ہو چکا تھا اور اس وقت حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تم کو اپنی ابتداء (تخلیق) کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے ان کے ئے شام

کے محلات روشن ہو گئے۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳، تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج ۱ص ۱۶۸، کنز العمال ج ۱۱ص ۱۷۳، مسند امام احمد ج ۴ص ۱۶۱، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۸ص ۲۵۲، مسند ابزار رقم الحدیث ۲۳۶۵، تفسیر در منثور ج ۱ص ۳۳۴، موارد الظمان ج ۱ص ۵۱۲، صحیح ابن حبان ج ۹ص ۱۰۶، دلائل النبوت للبیہقی ج ۲ص ۱۳۰، تفسیر ابن کثیر ج ۱ص ۱۸۵، المستدرک للحاکم ج ۳ص ۲۷، کتاب الشفاء ج ۱ص ۱۰۲، الوفا للابن جوزی ج ۱ص ۴۲، دلائل النبوت لابی نعیم ج ۱ص ۱۳۵، البدایہ والنھایہ ج ۲ص ۳۲۱، القاصد الحسنہ ص ۳۲۷، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۴۰۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۵ص ۳۴۲، شرح السنۃ ج ۱۳ص ۲۰۷، حلیۃ الاولیاء ج ۶ص ۹۳، التاریخ الاوسط للبخاری ج ۱ص ۱۳، مسند ابن الجعد ص ۴۹۲، المنتظم لابن جوزی ج ۲ص ۲۴۸، مسند الرؤیانی ج ۲ص ۲۰۹، الفردوس ج ۱ص ۴۶، مسند ابن ابی السامہ ج ۲ص ۸۶۷، مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۱۰، مسند الشامیین للطبرانی ج ۲ص ۴۰۲، السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۱ص ۱۲۷، الاعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ للالکائی ج ۱ص ۴۲۲)

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے گویا انہوں نے کچھ(اساس الفاظ رسول اکرم ﷺ کے بارے) سن رکھے تھے(حضور اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دلی ارادے سے مطلع ہو گئے) پس نبی کریم ﷺ منبر انور پر جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا میں کون ہوں، سب نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر سلام ہو آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں (حضرت) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) کا بیٹا (حضرت) محمد (ﷺ) ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں بہترین گروہ کے اندر مجھے پیدا فرمایا پھر اس (گروہ) کو دو گروہوں (عرب و عجم) میں تقسیم کیا اور ان میں بہترین گروہ میں مجھے پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس حصے

کے قبائل بنائے اور ان میں سے بہترین قبیلہ میں مجھے پیدا کیا پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور نسب میں پیدا کیا۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۱، مسند امام احمد ج ا ص ۹-۲۰۸، دلائل النبوت للبیہقی ج ا ص ۱۶۹، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۱۰۶، وبجوہ عن علی المرتضیٰ، طبقات الکبریٰ ج ا ص ۱۸، کنز العمال ج ۲ ص ۱۷۵)

خود سرکار حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۱۳، دلائل النبوت لابی نعیم ج ا ص ۵۸ جامع ترمذی ج ا ص ۲۰۱، فضائل الصحابۃ للامام احمد ج ۳ ص ۹۳۷، مسند ابی یعلی ج ۴ ص ۱۴۰)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو اور اولاد کنانہ میں سے قریش کو، اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۱، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۵، مسند ابی یعلی ص ۹۳۵۹، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۲ ص ۶۶، مسند امام احمد ج ۴ ص ۲۲۴، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۶ ص ۳۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۳۰، شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳۹، مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے جب ان کے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا) خلیل بنایا

دوسرے نے کہا کہ یہ اس سے زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس ربّ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں آخر میں کہنے والے نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ بنایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں کی گفتگو اور اظہار تعجب کرنا سن لیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت علیہ السلام اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور وہ ایسے ہی ہیں جان لؤ میں اللہ کا حبیب ہوں لیکن میں فخر نہیں کرتا اور میں قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع اور سب سے پہلا مشفع ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا' جو جنت کے دروازے کی زنجیر کو حرکت دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ وہ مؤمنین ہوں گے جو فقیر تھے لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم میں ہی ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲' سنن دارمی ج ۱ ص ۳۹' تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۶۰' شرح السنۃ ج ۱۳ ص ۱۹۸' تفسیر در منثور ج ۲ ص ۷۰۵' تفسیر کبیر ج ۶ ص ۱۶۷)

حضرت مریم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غزوۂ تبوک واپسی پر حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تو میں نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض

کرتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کی مدح کرنا چاہتا ہوں یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو ملمع کاری اور بناوٹ سے محفوظ رکھے (سلامت رکھے) پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نعتیہ اشعار بارگاہ اقدس میں عرض کئے ان میں صرف دو اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

وان لما ولدت اشرقت الارض

وضاءت نبورك الافق

فنحن فی ذلك الضياء وفی

النور وسبل الرشاد نخترق ●

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۴ ص ۲۱۳، المستدرک ج ۴ ص ۳-۳۲۷، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۸، دلائل النبوت للبیہقی ج ۵ ص ۸-۲۶۷، تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر ج ۳ ص ۴۱۰، الفائق ج ۳ ص ۱۲۳، البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۵۸، ج ۵ ص ۲۷، صفۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۱ ص ۵۴، البدا والتاریخ ج ۵ ص ۲۶، مواہب اللدنیہ ج ۳۵۲، اسد الغابہ ج ۲ ص ۶-۱۶۵، المنتظم لابن جوزی ج ۳ ص ۳۷۱، السیرۃ النبویۃ للدحلان ج ۱ ص ۴۶، نفح الطیب ج ۴ ص ۵۰۴، زرقانی علی المواہب ج ۳ ص ۵-۸۴، سبل الہدیٰ والرشاد ج ۵ ص ۷۰-۴۶۹، الاصابہ ج ۱ ص ۴۲۳، الانوار المحدیہ ص ۲۵، تفسیر قرطبی ج ۱۱ ص ۱۳۵، القامۃ السندیہ ۴-۳، الاستیعاب ج ۲ ص ۲۴۰، السیرۃ النبوہ لابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۵، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۷-۶۶، الوفاء لابن جوزی ج ۱ ص ۳۵، سیرت جلیہ ج ۱ ص ۹۲، جواہر البحار ص ۴۰، حجۃ اللہ علی العالمین ۳-۲۲۲، نسیم الریاض منع شرح شفاء ج ۲ ص ۲۰۳، سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۱۰۲، لسان العرب ج ۱ ص ۱۲۲، المقتفیٰ من سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۳، ماثر الامانۃ ج ۱ ص ۱۶۹، الملل والنحل ج ۲ ص ۲۴۰)

اس روایت کو وہابی امام ابن قیم نے زاد المعاد ص ۴۸۲ وہابی امام عبد اللہ بن محمد عبد الوہاب نے مختصر سیرت الرسول ص ۱۶ دیو بندی حکیم الامت اشرف علی

تھانوی نے نشر الطیب ص ۱۰، شکر النعمۃ ص ۴۸، خطبات حکیم الامت ج ۳۱، ۱۳۹، وہابی ترجمان نے ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور ۲۳ جون ۱۹۹۵ء میں درج کیا ہے۔

ان اشعار کا ترجمہ دیو بندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے کہ آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے، سو ہم اس ضیاء اور نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۲)

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے حجرۂ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیٹھے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا: آج تمہیں کس (چیز) نے بٹھایا ہے (بصورت جلسہ) تو انہوں نے عرض کیا ہم بیٹھے ہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کریں اور اس کی حمد و ثنا کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کا رستہ دکھایا اور آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا ہے پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم کیا اس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا۔ عرض کیا اللہ کی قسم ہمیں اس بات نے یہاں بٹھایا حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی بے شک میرے پاس جبرائیل آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل (جشن میلاد النبی) پر فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۹ ص ۳۱۱، مسند امام احمد ج ۴ ص ۲۰۵، کتاب الزاہد لابن مبارک ص ۳۹۶ التوحید لابن مندہ ص ۳۰۱)

قارئین کرام! ان تمام احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ذکر میلاد اور عظمت رسالت کے تذکار محافل کی صورت میں خود ہمارے

آقا و مولی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شفقت ہے اس پر کثیر التعداد احادیث موجود ہیں ہم خوف طوالت کی وجہ سے اس پر اکتفا کرتے ہیں محدثین کرام کے نزدیک شب میلاد تو شب قدر سے بھی افضل ہے ما ثبت بالسنۃ۔ (شیخ عبد الحق دہلوی ج ص ۷۸، مواہب اللدنیہ مع زرقانی ج ۱ ص ۲۵۵، الانوار المحمدیہ ص ۲۸، جواہر البحار ج ۳ ص ۴۴۴، مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۷) عید کا لفظ عید میلاد النبی ﷺ کے لئے بولنے پر مخالفین بڑا اودھم مچاتے ہیں حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ جمعہ کے دن کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کا دن قرار دیتے ہیں۔

(ابو داؤد ج ۱ ص ۱۵۳، المستدرک ج ۱ ص ۶۰۳، صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ مؤطا امام مالک ص ۱۶۵، مؤطا امام محمد ص ۳۶، سنن ابی ماجہ ص ۷۸، مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۳، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۳، سنن دارمی ج ۱ ص ۳۱۷، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۸۱، المعجم الاوسط للطبرانی ج ۷ ص ۲۳۰، مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۰۳، صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۳۱۵، مسند اسحٰق بن راہویہ ج ۱ ص ۴۵۱، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۸۶، جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳۰) وغیرہ

جمعہ کے دن کی اسی فضیلت کی وجہ بھی حدیث میں مذکور ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ الخ

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۲، مشکوٰۃ ص ۱۱۹، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۵۰، ترمذی ج ۱ ص ۱۱۱، نسائی ج ۱ ص ۲۰۳، مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۸۶ مؤطا امام مالک ص ۹۲)

قارئین کرام! غور کیجئے کہ جس روز سرکار حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہو وہ تو دن عید کا ہو جس دن امام الانبیاء کی ولادت ہو تو وہ دن عید کیوں نہ ہو۔

جشن میلاد کا جلوس فرشتوں نے بھی نکالا، ولادت سرکار کے موقع پر فرشتے

فوج درفوج حاضر ہوئے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (بوقت ولادت) کچھ لوگ (فرشتے) ہوا میں (تعظیم کیلئے) کھڑے دیکھے ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں تھیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے اے فرشتو انہیں (حضور اکرم ﷺ کو) لوگوں کی نظروں سے دور لے جاؤ ان کو تمام مشارق و مغارب کی سیر کراؤ (ملخصاً) (زرقانی ج ۱ ص ۱۱۳، مدارج النبوت ج ۳ ص ۱۶، مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۲۵، الانوار المحمدیہ ص ۳۳، مولد العروس ص ۴۹، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱-۱۲۰)

میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے پاس فوج درفوج اور قطار در قطار حاضر ہو رہے ہیں مولد العروس ص ۲۹ حضرت حواء حضرت ہاجرہ حضرت مریم کے ساتھ حوران جنت بھی (بصورت جلوس) حاضر بارگاہ ہوئیں۔ (زرقانی ج ۱ ص ۱۴۴، مدارج النبوت ج ۲ ص ۱۶ وغیرہ حوران جنت نے اسی خوشی میں جنت میں اپنے محلوں سے نکل کر ایک دوسرے پر عطر پھینکا مولد العروس ص ۳۹ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہر روز صبح و شام قبر رسول ﷺ پر ستر ہزار فرشتوں کی (بصورت جلوس) حاضری ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۶، دارمی ج ۱ ص ۵۷، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۹۰، القول البدیع ص ۵۲، شعب الایمان ج ۳ ص ۴۹۲)



## جشن عید میلاد النبی ﷺ اور اکابرین دیوبند

اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ مولود تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے، شمائم امدادیہ ص ۴۷، امداد المشتاق ص ۵۰ قیام مولود شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے، تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس سرور عالم و عالمیان (روحی وفداہ)

کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا شمائم امدادیہ ص ۶۸ امداد المشاق ۸۸ ہمارے علماء مولود میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے، البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں، کیوں کہ عالم خلق مقید بزمان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں، شمائم امدادیہ ص ۵۰، امداد المشتاق ص ۵۶، مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵ قیام مولود میں مجھے لطف آتا ہے ارواح ثلاثہ ص ۲۹۲، بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی سے کہا گیا کہ مولوی عبدالسمیع میلاد شریف (کی خوشی) کرتے ہیں نانوتوی نے کہا مولانا عبدالسمیع میلاد کرتے ہیں ان کو سرور عالم سے زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے مجھے بھی اللہ محبت نصیب کرے۔ سوانح قاسمی ج ۱ ص ۴۷۳ مجالس حکیم الامت سفر نامہ لاہور و لکھنؤ، قصص الاکابر میں اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت شریف تو محض ایک ہی حیثیت سے ایک نعمت عظیمہ ہے جس پر شکر کر کے ہم اپنے درجات بڑھائیں اشرف المواعظ ص ۱۵۶، تھانوی تقیہ کر کے محفل میلاد میں شرکت کر لیتے تھے مالی منفعت کی وجہ سے چنانچہ فرماتے ہیں کہ وہاں بدون شرکت قیام (میلاد) کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیوں کہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۳۵، سیف یمانی ص ۲۵، دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت کا ذکر بلکہ آپ کے جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری گدھے کے

پیشاب کا تذکرہ قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو المہند ص ۶۵ مصدقہ اکابرین دیوبند) حضرت کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے المہند ص ۶۷ جشن میلاد ناجائز جشن صد سالہ دیوبند جائز کیوں' علماء دیوبند نے 1980ء میں جشن صد سالہ دیوبند بڑی دھوم دھام سے منایا انصاف کیجئے کہ جشن میلاد ناجائز جشن دیوبدن جائز ہو یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے۔

## جشن عید میلاد النبی ﷺ اور اکابرین وہابیہ

امام الوہابیہ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور اسے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے وہ کہنے لگا کہ میں تو آگ میں ہوں مگر ہر پیر کو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ پیر کے دن میری ان دو انگلیوں سے پانی نکلتا ہے اور میں پیتا ہوں اور یہ میرے عذاب میں کمی کا باعث ہے میرے عذاب میں کمی اس لئے ہوتی ہے کہ ثویبہ نے جب مجھے محمد ﷺ کی ولادت کی خبر دی تھی میں نے اسے آزاد کر دیا تھا ابن جوزی کہتے ہیں کہ جب ابو لہب جیسے سخت کافر کی یہ حالت ہے کہ جس کی مذمت قرآن نے کی اس کو حضور علیہ السلام کے میلاد کی خوشی کرنے پر جزا دی گئی تو اس توحید کو ماننے والے اُمتی کا کیا حال ہو گا جو حضور علیہ السلام کے میلاد کی خوشی منائے۔

(مختصر سیرت رسول ص ۱۳)

(یاد رہے ابولہب کے عذاب میں تخفیف والا واقعہ بخاری ج ۲ ص ۷۶۴ فتح

الباری ج ۹ ص ۱۴۵، زرقانی ج ۱ ص ۱۳۹، مدارج النبوت ج ۲ ص ۳۹ پر بھی موجود ہے) وہابیہ کے امام اور مجدد نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں، کہ جس کو حضرت کے میلاد کا حال سُن کا فرحت حاصل نہ ہو۔ اور وہ شکر خدا کا حصول اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (شمامۃ العنبریہ ص ۱۲)

## جشن میلاد ناجائز کیوں جلوس اہل حدیث کا جواز کیسے؟

وہابیہ کے حبیب الرحمٰن یزدانی احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کے مرنے پر وہابیہ نے جلوس نکالے انصاف کیجئے کہ حضور علیہ السلام کے میلاد کا جلوس تو ناجائز اور سولوی کی خاطر جلوس جائز ہو، وہابیہ اپنے ان جلوس کو قرآن و حدیث سے جائز بت کریں۔